

کہاں ہے ساقی مہوش، کہاں ہے ابرِ مطیر
 بیار، لامے گلنار گوں، ببار، برس
 خدا نے تجھ کو عطا کی ہے گوہر افشانی
 درِ حضور پہ اسے ابر! بار بار برس
 ہر ایک قطرے کے ساتھ آئے جو ملک کہے
 امیرِ کلب علی خاں جیہیں ہزار برس
 فقط ہزار برس پر کچھ انحصار نہیں
 کئی ہزار برس، بلکہ صد ہزار برس
 جنابِ قبلۂ حاجات! اس بلاکش نے
 بڑے عذاب سے کاٹے ہیں پانچ چار برس
 شفا ہو آپ کو، غالب کو بندِ غم سے نجات
 خدا کرے کہ یہ ایسا ہوساز گار برس

میں نو آبِ کلب
 علی خاں کے پاس
 بھیجا گیا تھا۔ مکتوب
 میں میرزا لکھتے ہیں۔
 ”اگرچہ یہاں
 (دہلی میں) مینہ اس
 قدر برسا ہے کہ جس
 کے پانی سے زمیندار
 حاصل زمین سے ہاتھ
 دھولیں، مگر چونکہ یہ
 فرمانِ ازلی میرے
 رزق کی برات آپ
 پر ہے اور آپ کے
 ملک میں بارشِ خوب
 ہوئی ہے، ابرِ رحمت
 کے شکرے میں ایک
 قطعہ ملفوف اس عرضی
 کے بھیجتا ہوں۔“

۱۔ مشرح : اے خطہ خاک کے رہنے والو! یعنی زمین پر بسنے والو!
 شکر ادا کرنے کا موقع ہے کہ تارے برسانے والا بادل خوب زور سے برس رہا ہے۔
 ۲۔ لغات : مطیر : برسنے والا۔

مشرح : چاندھیسا ساقی کہاں ہے، جسے کہا جائے، ”بیار“ (لا)؟
 گلنار می شراب لا۔ برسنے والا بادل کدھر ہے، جسے کہا جائے، ”ببار“، یعنی خوب برس،